پانی کا سبق

محمد رفیع انصاری

المدنی 734، بھوسار محلّہ، بھیونڈی۔ 421308 ضلع تھانے (مہاراشٹر)

بچّو! آج کے سبق کا عنوان ہے 'پانی' حالانکہ اس سے تمھارا روزانہ سابقہ پڑتا ہے، لیکن آج ہم اسے بغور دیکھیں گے اور اس کے کمالات پر غور کریں گے۔ پانی کا آبائی مکان سمندر ہے لیکن ادھر کئی برسوں سے اس نے انسانی آبادیوں کے کچے پکّے مکانوں میں گھر کرنا شروع کر دیا ہے۔ ایسا کیوں ہے؟ اس کی کئی وجوہات ہیں۔ ایسا اس لیے بھی ہے کہ پانی کی فطرت بہت نرم ہے۔ جگہ جیسی مل جائے یہ ویسا ہی بن جاتا ہے۔ یہ جگہ کی شکایت نہیں کرتا اس کی طبیعت میں 'رسائی' بہت ہے۔ آدمی سے اس کا درجہ اس لئے بھی بڑا ہے کہ آدمی ہمیشہ اپنی 'نارسائی' کا گلہ کرتا ہے۔

تمھیں یہ جان کر تعجب ہوگا کہ پانی کو اپنی بھل منساہٹ، سادہ لوحی اور ملائمت پر ناز ہے۔ اعتدال یعنی راست روی اس کے خمیر میں ہے۔ اگر تم اس سے پوچھو گے کہ، پانی رے تُو ہے کیسا؟ تو جانتے ہیں وہ کیا کہے گا، جس میں ملا دو ویسا۔ یہ انسانوں میں جتنا مقبول ہے، اتنا ہی حیوانوں میں بھی ہے۔ کیونکہ یہ تصادم سے گریز کرتا ہے۔ لڑتا جھگڑتا نہیں ہے۔ لاٹھی مارنے پر بھی ناراض نہیں ہوتا۔ (پانی پر لکھنے) کا بھی بُرا نہیں مانتا۔

سنو! پانی کا دائرہ یعنی اس کا گھیر ازمین کے تین چوتھائی پر پھیلا ہوا ہے۔ یہ بہت پھیل کر رہنے کے باوجود بھی ہماری آبادی میں کیوں دراندازی کرتا ہے یہ ایک سوال ہے۔ اس بار تو اس نے کمال کر دیا۔ راستوں، گلیوں، کوچوں اور پٹریوں سے ہوتا ہوا باقاعدہ ریل کے ڈبّوں میں میں گھس آیا۔ جانتے ہو کس لیے؟ اس کی بھی کئی وجوہات ہیں۔ بعض لوگوں کی رائے ہے کہ ایسا اس نے آدمی سے یہ پوچھنے کے لیے کیا کہ.....ماٹی کے پُتلے تجھے کتنا گمان ہے!

ریل کے مسافروں پر جو بیتی سو بیتی اس واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آدمی پانی کے آگے بھی، پانی کا بلبلا ہے۔ اس واقعہ کو جس نے بھی سنا وہ پانی پانی ہو گیا۔ یہ تو عام آدمی کا حال ہوا۔ حاکموں کا حال اور بھی دگرگوں رہا۔ پانی کی اس سرگرانی پر انھیں نانی یاد آ گئی۔

بچّو! آدمی چاند پر کیوں جا رہا ہے؟ اس مشن پر حکومتیں روپیہ پانی کی طرح بہا رہی ہیں۔ آدمی چاند پر روٹی کی نہیں پانی کی تلاش میں جا رہا ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ یہاں کے فاضل پانی کو وہاں منتقل کرنے کی کوئی تدبیر کی جاتی۔ ایسا کرنے میں اگر روپیہ صرف بھی ہوتا تو ہوتا کم از کم وہ ضائع تو نہ ہوتا۔ زمین کو چاند بنانے اور چاند کو پانی فراہم کرنے کے بارے میں سوچنا اب تمھارا کام ہے۔

دیکھو ویسے تو، پانی سے، پانی پت، کا کوئی علاقہ نہیں، لیکن ایک معنیٰ میں ہے۔ گرمی کے دنوں میں محکمۂ آب رسانی کی دریا دلی کے سبب غریب بستیوں میں پانی کے ٹینکروں کے ذریعے ضرورت مندوں میں پانی پہنچایا جاتا ہے۔ اس مقصد کے لیے وہاں کی تنگ گلیاں، پانی پت کا میدان بن جاتی ہیں۔ ایسی کچھ

لڑائیوں کی تصویریں اخباروں میں بھی شائع ہوتی ہیں۔

بچّو! آج کی دنیا میں آدمی کی شناخت بہت مشکل ہوگئی ہے۔ نیک و بد کی تمیز کرنا بھی چنداں آسان نہیں۔ ایک خوش فکر شاعر کا کہنا ہے کہ ہر آدمی میں دس بیس آدمی ہوتے ہیں۔ ایک آدمی اتنے روپ بدلتا ہے کہ اسے ٹھیک سے پہچانتے پہچانتے وقت لگ جاتا ہے۔ پانی کی صرف تین صورتیں ہوتی ہیں۔ ایک مائع، دوسری ٹھوس اور تیسری بھاپ۔ تینوں صورتیں ایک دوسرے سے قطعی مختلف ہوتی ہیں (کوئی تین پانچ نہیں)۔

تینوں میں بھاپ کا مقام نسبتاً بلند ہے۔ بادلوں سے بھی بلند تر۔ ایک شاعر جن کا تخلص داغ ہے فرماتے ہیں:

نفس کے ساتھ نکلتی ہے بھاپ سینے سے

پانی کا دعویٰ ہے کہ وہ بارش کی شکل میں بہت پاک و صاف ہوتا ہے۔ زمین پر آتے ہی بدنما ہو جاتا ہے۔ ایسا کیوں؟ ایسا اس لیے کہ یہاں آتے ہی اس میں گرد کے ذرّات بے تکلف شامل ہو جاتے ہیں۔ انسانی تنفس سے خارج ہونے والی گیسیں بھی اس میں مل جاتی ہیں۔ بول و براز اور کوڑا کرکٹ بھی شیر و شکر ہو جاتے ہیں۔ پینے کے پانی کا پیلا ہونا شہری انتظامیہ کی بیماری کی علامت خیال کیا جاتا ہے۔ وہ اس کے گدلا پن کو دور کرنے کی کوشش اس لیے بھی نہیں کرتا کہ اب بازار میں پینے کا خالص اور صاف پانی بہ افراط دستیاب ہے۔ پانی کا کاروبار ان دنوں خوب پھل پھول رہا ہے۔ برسات میں اس کی گرمی بازار کا یہ عالم ہوتا ہے کہ اس (غیر سرکاری) پانی کو پانے کے لیے قطاریں لگتی ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر محکمۂ آب رسانی پینے کے گندے پانی کی صفائی سے ہاتھ اُٹھا لیتا ہے۔ ویسے بھی اسے پانی کے تاجروں کے منافع میں مداخلت کرنا پسند نہیں۔

ٹیکسوں میں 'پانی پٹّی' کی بڑی اہمیت ہے۔ اسے ہر سال پانی پر گزارا کرنے والوں کو بھی پابندی سے بھرنا ہوتا ہے۔ اس کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ خوش حالوں اور خراب حالوں میں تمیز نہیں کرتا، دونوں کا پانی بل یکساں ہوتا ہے۔

ایک بات یاد رکھو! پانی کی حکمرانی سے مایوس ہونے کی ضرورت نہیں۔ ضرورت پانی کی قدر و منزلت کی ہے۔ ناگہانی حالت میں رب کو یاد کرنا چاہیے۔ کیونکہ پانی پر اسی کی فرمانروائی ہے۔

نہیں مشکل اگر اس کی رضا ہو
ہوا پانی ہو ،اور پانی ہوا ہو

ہر چند کہ 'پانی' کا سبق یہاں ختم نہیں ہوتا، لیکن آج کے لیے اتنا کافی ہے۔

○○